

(۴۱۹)

بے چارہ آدمی کتنا بے بس ہے! موت اس سے نہاں، بیماریاں اس سے پوشیدہ اور اسکے اعمال محفوظ ہیں۔ چھڑکے کاٹنے سے چیخ اٹھتا ہے، اچھو لگنے سے مرجاتا ہے اور پسینہ اس میں بدبو پیدا کر دیتا ہے۔

(۴۲۰)

وارد ہوا ہے کہ حضرت اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے سامنے سے ایک حمین عورت کا گزر ہوا جسے ان لوگوں نے دیکھنا شروع کیا جس پر حضرت نے فرمایا:

ان مردوں کی آنکھیں تاکنے والی ہیں اور یہ نظر بازی ان کی خواہشات کو برا بیچنتہ کرنے کا سبب ہے۔ لہذا اگر تم میں سے کسی کی نظر ایسی عورت پر پڑے کہ جو اسے اچھی معلوم ہو تو اسے اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے، کیونکہ یہ عورت بھی عورت کے مانند ہے۔

یہ سن کر ایک خارجی نے کہا کہ: خدا اس کافر کو قتل کرے! یہ کتنا بڑا فقیہ ہے۔ یہ سن کر لوگ اسے قتل کرنے اٹھے۔ حضرت نے فرمایا کہ: ٹھہرو! زیادہ سے زیادہ گالی کا بدلہ گالی سے ہو سکتا ہے، یا اس کے گناہ ہی سے درگزر کرو۔

(۴۲۱)

اتنی عقل تمہارے لئے کافی ہے کہ جو گمراہی کی راہوں کو ہدایت کے راستوں سے الگ کر کے تمہیں دکھا دے۔

(۴۲۲)

اچھے کام کرو اور تھوڑی سی بھلائی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ چھوٹی سی نیکی بھی بڑی اور تھوڑی سی بھلائی بھی بہت ہے۔ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اچھے کام کے کرنے میں کوئی دوسرا مجھ سے زیادہ سزاوار ہے، ورنہ خدا کی قسم! ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ کچھ نیکی والے ہوتے ہیں اور کچھ

(۴۱۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَسْكِينُ ابْنِ آدَمَ: مَكْتُومُ الْاَجَلِ، مَكْنُونُ الْعَلَلِ، مَحْفُوظُ الْعَمَلِ، تَوَلِيْمُهُ الْبَقَّةُ، وَتَقْتُلُهُ الشَّرْقَةُ، وَتُنْتِنُهُ الْعُرْقَةُ.

(۴۲۰) وَرَوَى أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَانَ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ، فَمَرَّتْ بِهِمْ امْرَأَةٌ جَمِيْلَةٌ، فَرَمَقَهَا الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنَّ أَبْصَارَ هَذِهِ الْفُحُولِ طَوَامِحٌ، وَإِنَّ ذَلِكَ سَبَبُ هَبَابِهَا، فَإِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى امْرَأَةٍ تَعْجِبُهَا فَلْيَلَامِسْ أَهْلَهَا، فَإِنَّمَا هِيَ امْرَأَةٌ كَامِرَةٌ.

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ: قَاتِلْهُ اللَّهُ كَافِرًا مَّا أَفْقَهُهُ. فَوَثَبَ الْقَوْمُ لِيَقْتُلُوهُ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَوَيْدًا! إِنَّمَا هُوَ سَبَبٌ بِسَبَبٍ، أَوْ عَفْوٌ عَنِ ذَنْبٍ!

(۴۲۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَفَاكَ مِنْ عَقْلِكَ مَّا أَوْضَحَ لَكَ سَبَلَ غَيْبِكَ مِنْ رُشْدِكَ.

(۴۲۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِفْعَلُوا الْخَيْرَ وَلَا تَحْقِرُوا مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنَّ صَغِيرَهُ كَبِيرٌ وَكَبِيرُهُ كَثِيرٌ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنَّ أَحَدًا أَوْلَى بِفِعْلِ الْخَيْرِ مِنِّي فَيَكُونَنَّ وَاللَّهِ! كَذَلِكِ، إِنَّ لِلْخَيْرِ

برائی والے: جب تم نیکی یا بدی کسی ایک کو چھوڑ دو گے تو تمہارے بجائے اس کے اہل اسے انجام دے کر رہیں گے۔

وَالشَّرِّ اَهْلًا، فَمَهْمَا تَرَ كُتُبُوهُ مِنْهُمَا كَفَا كُتُبُوهُ اَهْلُهُ.

(۴۲۳)

جو اپنے اندرونی حالات کو درست رکھتا ہے خدا اس کے ظاہر کو بھی درست کر دیتا ہے، اور جو دین کیلئے سرگرم عمل ہوتا ہے اللہ اس کے دنیا کے کاموں کو پورا کر دیتا ہے، اور جو اپنے اور اللہ کے درمیان خوش معاملگی رکھتا ہے خدا اس کے اور بندوں کے درمیان کے معاملات ٹھیک کر دیتا ہے۔

(۴۲۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اَصْلَحَ سِرِّيْرَتَهُ اَصْلَحَ اللهُ عَلَانِيَتَهُ، وَ مَنْ عَمِلَ لِدِيْنِهِ كَفَاهُ اللهُ اَمْرَ دُنْيَاهُ، وَ مَنْ اَحْسَنَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللهِ اَحْسَنَ اللهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ.

(۴۲۴)

حلم و تحمل ڈھانکنے والا پردہ اور عقل کا ٹٹنے والی تلوار ہے۔ لہذا اپنے اخلاق کے کمزور پہلو کو حلم و بردباری سے چھپاؤ اور اپنی عقل سے خواہش نفسانی کا مقابلہ کرو۔

(۴۲۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلْحِلْمُ غِطَاءٌ سَاتِرٌ، وَ الْعَقْلُ حُسَامٌ قَاطِعٌ، فَاسْتُرْ خَلْقَ خُلُقِكَ بِحِلْمِكَ، وَ قَاتِلْ هَوَاكَ بِعَقْلِكَ.

(۴۲۵)

بندوں کی منفعت رسائی کیلئے اللہ کچھ بندگان خدا کو نعمتوں سے مخصوص کر لیتا ہے۔ لہذا جب تک وہ دیتے دلاتے رہتے ہیں اللہ ان نعمتوں کو انکے ہاتھوں میں برقرار رکھتا ہے، اور جب ان نعمتوں کو روک لیتے ہیں تو اللہ ان سے چھین کر دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

(۴۲۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يَّخْتَصُّهُمْ اللهُ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ، فَيَقْرُهَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مَا بَدَّلُوْهَا، فَاِذَا مَنَعُوْهَا نَزَعَهَا مِنْهُمْ، ثُمَّ حَوَّلَهَا اِلَى غَيْرِهِمْ.

(۴۲۶)

کسی بندے کیلئے مناسب نہیں کہ وہ دو چیزوں پر بھروسہ کرے: ایک صحت اور دوسرے دولت، کیونکہ ابھی تم کسی کو تندرست دیکھ رہے تھے کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے بیمار پڑ جاتا ہے اور ابھی تم اسے دولت مند دیکھ رہے تھے کہ فقیر و نادار ہو جاتا ہے۔

(۴۲۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا يَكْتَبُ لِيْ عَبْدٍ اَنْ يَّشَقَّ بِخَصْلَتَيْنِ: الْعَافِيَةِ وَ الْغِنَى: بَيْنَا تَرَاهُ مُعَافً اِذَا سَقَمَ، وَ بَيْنَا تَرَاهُ غَنِيًّا اِذَا فَتَقَرَ.

(۴۲۷)

جو شخص اپنی حاجت کا گلہ کسی مردِ مومن سے کرتا ہے، گویا اس نے اللہ کے سامنے اپنی شکایت پیش کی، اور جو کافر کے سامنے گلہ کرتا ہے گویا اس نے اپنے اللہ کی شکایت کی۔

(۴۲۸)

ایک عید کے موقع پر فرمایا:
عید صرف اس کیلئے ہے جس کے روزوں کو اللہ نے قبول کیا ہو اور اس کے قیام (نماز) کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہو، اور ہر وہ دن کہ جس میں اللہ کی محصیت نہ کی جائے عید کا دن ہے۔

(۴۲۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ شَكَاهَا إِلَى اللَّهِ، وَمَنْ شَكَاهَا إِلَى كَافِرٍ فَكَانَتْ شَكَاهَا إِلَى اللَّهِ.

(۴۲۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي بَعْضِ الْأَحْيَادِ:
إِنَّمَا هُوَ عِيدٌ لِمَنْ قَبِلَ اللَّهُ صِيَامَهُ وَشَكَرَ قِيَامَهُ، وَكُلُّ يَوْمٍ لَا يُعْصَى اللَّهُ فِيهِ فَهُوَ عِيدٌ.

اگر حس و ضمیر زندہ ہو تو گناہ کی تکلیف دہ یاد سے اطمینان قلب جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ طمانیت و مسرت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب روح گناہ کے بوجھ سے ہلکی اور دامنِ معصیت کی آلائش سے پاک ہو اور سچی خوشی زمانہ اور وقت کی پابند نہیں ہوتی، بلکہ انسان جس دن چاہے گناہ سے بچ کر اس مسرت سے کیف اندوز ہو سکتا ہے اور یہی مسرت حقیقی مسرت اور عید کا پیغام ہوگی۔

ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی!

☆☆☆☆☆

(۴۲۹)

قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت اس شخص کی ہوگی جس نے اللہ کی نافرمانی کر کے مال حاصل کیا ہو، اور اس کا وارث وہ شخص ہو جو جس نے اسے اللہ کی اطاعت میں صرف کیا ہو، کہ یہ تو اس مال کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا اور پہلا اس کی وجہ سے جہنم میں گیا۔

(۴۳۰)

لین دین میں سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والا اور دوڑ دھوپ میں سب سے زیادہ ناکام ہونے والا وہ شخص ہے جس نے مال کی طلب میں اپنے بدن کو بوسیدہ کر ڈالا ہو، مگر تقدیر نے اس کے ارادوں میں

(۴۲۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ أَعْظَمَ الْحَسَرَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسْرَةُ رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا فِي غَيْرِ طَاعَةِ اللَّهِ، فَوَرِثَهُ رَجُلٌ فَأَنْفَقَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، فَدَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ، وَدَخَلَ الْأَوَّلُ بِهِ النَّارَ.

(۴۳۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ أَحْسَرَ النَّاسِ صَفْقَةً وَ أَخْيَبَهُمْ سَعْيًا، رَجُلٌ أَخْلَقَ بَدَنَهُ فِي طَلَبِ مَالِهِ، وَ لَمْ تُسَاعِدْهُ الْمَقَادِيرُ عَلَى إِرَادَتِهِ،

فَخَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِحَسْرَتِهِ، وَ قَدِمَ عَلَى
 الْآخِرَةِ بِتَبِعَتِهِ۔
 اس کا ساتھ نہ دیا ہو۔ لہذا وہ دنیا سے بھی حسرت لئے ہوئے گیا اور
 آخرت میں بھی اس کی پاداش کا سامنا کیا۔

انسان زندگی بھر تک وہ و دور کرنے کی باوجود دنیا کی تمام کامیابیوں سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ اگر کہیں سعی و طلب کے نتیجے میں کامیاب ہوتا ہے تو اسے
 بہت سے موقعوں پر ناکامی و نامرادی سے دوچار اور تقدیر کے سامنے درماندہ و سراسیمہ ہو کر اپنے ارادوں سے دستبردار بھی ہونا پڑتا ہے۔
 اگر غور کیا جائے تو بخوبی اس نتیجے پر پہنچا جاسکتا ہے کہ جب دنیا طلب و کوشش کے باوجود حاصل نہیں ہوتی تو آخری کامرانی بغیر طلب و سعی کے کیونکر
 حاصل ہو سکتی ہے۔

دنیا طلبیدیم و بہ جایی نرسیدیم یا رب چه شود آخرت نا طلبیدہ

☆☆☆☆☆

(۴۳۱)

رزق دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ جو خود ڈھونڈتا ہے اور ایک وہ
 جسے ڈھونڈا جاتا ہے۔ چنانچہ جو دنیا کا طلبگار ہوتا ہے موت اس کو
 ڈھونڈتی ہے، یہاں تک کہ دنیا سے اسے نکال باہر کرتی ہے، اور جو شخص
 آخرت کا خواستگار ہوتا ہے دنیا خود اسے تلاش کرتی ہے، یہاں تک کہ
 وہ اس سے تمام و کمال اپنی روزی حاصل کر لیتا ہے۔

(۴۳۲)

دوستان خدا وہ ہیں کہ جب لوگ دنیا کے ظاہر کو دیکھتے ہیں تو وہ اس
 کے باطن پر نظر کرتے ہیں، اور جب لوگ اس کی جلد میسر آ جانے والی
 نعمتوں میں کھوجاتے ہیں تو وہ آخرت میں حاصل ہونے والی چیزوں
 میں منہمک رہتے ہیں، اور جن چیزوں کے متعلق انہیں یہ کھٹکا تھا کہ وہ
 انہیں تباہ کریں گی انہیں تباہ کر کے رکھ دیا، اور جن چیزوں کے متعلق
 انہوں نے جان لیا کہ وہ انہیں چھوڑ دینے والی ہیں انہوں نے خود
 چھوڑ دیا، اور دوسروں کے دنیا زیادہ سمیٹنے کو کم خیال کیا اور اسے حاصل
 کرنے کو کھونے کے برابر جانا۔

(۴۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرِّزْقُ رِزْقَانِ: طَالِبٌ وَ مَطْلُوبٌ،
 فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَهُ الْمَوْتُ
 حَتَّى يُخْرِجَهُ عَنْهَا، وَ مَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ
 طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ
 رِزْقَهُ مِنْهَا۔

(۴۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ هُمُ الَّذِينَ نَظَرُوا إِلَى
 بَاطِنِ الدُّنْيَا إِذَا نَظَرَ النَّاسُ إِلَى
 ظَاهِرِهَا، وَ اشْتَغَلُوا بِأَجْلِهَا إِذَا
 اشْتَغَلَ النَّاسُ بِعَاجِلِهَا، فَأَمَّا تُو
 مِنْهَا مَا حَشُوا أَنْ يُسَيِّتَهُمْ وَ تَرَكُوا
 مِنْهَا مَا عَلِمُوا أَنَّ سَيِّئَتْهُمْ،
 وَ رَأَوْا اسْتِنكَارَ غَيْرِهِمْ مِنْهَا اسْتِقْلَالًا، وَ
 دَرَكَهُمْ لَهَا فَوْتًا۔